اسلامی بیداری کیوں؟

سید علی عمران رضوی

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرحمٰن ۔ لھم قلوب لاّیفقھون بھا ولھم اعین لاّ یبصرون بھا ولھم اذان لاّیسمعون بھا اولئک کالانعام بل ھم اضلّ اولئک ھم الغافلون۔[1]

یعنی ان لوگوں کے پاس دل ہیں مگر سمجھتے نہیں ہیں اور آنکھیں ہیں مگر دیکھتے نہیں ہیں اور کان ہیں مگر سنتے نہیں ہیں۔ یہ چوپایوں جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں اور یہی لوگ اصل میں غافل ہیں۔

سورۂ اعراف کی اس آیۂ کریمہ کی روشنی میں اس بات کی وضاحت مقصود ہے کہ انسانوں کے اندر کون بیداری چاہتا ہے۔ اس کائنات کے بنانے والے رب کو اس بات کی فکر ہے کہ انسان کا ذہن بھی بیدار رہے اور کان وآنکھیں بھی۔ اسی لئے اس نے انسانوں کو بیدار رکھنے کے لئے نبیوں، رسولوں اور اماموں کو بھیجا تاکہ وہ انسانوں کو بیدار کرتے رہیں۔ چونکہ اللہ چاہتا ہے کہ انسانوں میں اسلامی بیداری لائی جائے اس لئے اس کے رہنماؤں نے اس کام کو انجام دینے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔ نبیوں نے تکلیفیں برداشت کیں مگر انسانوں کو بیدار کرتے رہے۔ اماموں نے قید خانوں کی تکلیفیں برداشت کیں مگر لوگوں کو بیدار کرتے رہے۔ اسی طرح اللہ کے دوسرے باعظمت بندوں نے بھی لوگوں میں بیداری کا کام بخوبی انجام دیا اور دے رہے ہیں۔

اللہ نے اپنی مخلوق کو بتادیا کہ اس دنیا میں حق وباطل دوراستے ہیں۔ حق کا راستہ جنت تک پہونچائے گا اور باطل کا راستہ جہنم تک لے جاتا ہے۔ اب یہ کام تمہارا ہے کہ تمہیں کس راستے کو اپنانا ہے۔ اگر حق کے راستے پر چلنا ہے تو وہ ان کا راستہ ہے جن پر میں نے اپنی نعمتیں نازل کی ہیں۔ انسانوں کو بیدار کرنے کے لئے ہی اللہ نے ہر نماز میں سورۂ حمد میں یہی ”اھدنا الصّراط المستقیم صراط الّذین انعمت علیھم الخ پڑھنے کا حکم دیا۔ یعنی ”مجھے سیدھے راستے پر ثابت قدم رکھ“ اگر اس آیت پر غور وفکر کریں تو یہ پتہ چلے گا کہ اللہ نعمت بھی دیتا ہے اور غضب بھی نازل کرتا ہے۔

کائنات میں جو کچھ ہے اس کا خالق اللہ ہے وہی جانتا کہ کس سے کیا کام لینا ہے۔ نظام

کو کیسے چلانا ہے۔ گوکوئی کمی آئے تو اسے کیسے درست کرنا ہے۔نظام میں گڑبڑی یا دشواری پیدا نہ ہو تو اس کے لئے کیا کرنا ہے؟ اسی لیے اس نے طرح طرح کی ہدایتیں کیں۔قرآن جیسی کتاب بھیجی جس میں خود ارشاد فرماتا ہے کہ کلّ شیءٍ احصیناہ فی امام مّبین۔۲

یعنی ہم نے ہر خشک وتر،کو امام مبین میں احصاء کردیا ہے۔ اس سے صاف واضح ہے کہ اللہ چاہتا ہے کہ اس کے بندوں میں بیداری رہے اور وہ لوگ ہر چیز کا حل قرآن سے نکال سکیں کیونکہ ہر دور میں انسانوں کو دبانے اور گمراہ کرنے کی کوششیں کی گئیں، اور کی جارہی ہیں۔ اسی لیے اللہ نے انسانوں کو ایسا دین دیا جو اسے پسند ہے جس کے لئے قرآن میں ارشاد ہوا کہ انّ الدّین عند اللّٰہ الاسلام۔۳ یعنی اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے۔ ظاہرسی بات ہے کہ کوئی دین کسی کی سمجھ میں اس وقت تک نہیں آسکتا جب تک سمجھانے والے نہ ہوں اسی لئے اس نے اس کا بھی انتظام کیا تاکہ انسانوں میں لحد سے لیکر مہد تک اسلامی بیداری رہے۔

اللہ کومعلوم ہے جھولے میں کمزور ولاغر بچے ایک دن بڑے ہوں گے ان کے ہاتھ میں طاقت ہوگی کوئی قاتل بنے گا تو کوئی مظلوم ۔کوئی ظالم حکمراں ہوگا تو کوئی انصاف پسند، کوئی بیدار رہے گا تو کوئی خوابیدہ گمراہ۔ کوئی انصاف دلانے والا رہے گا تو کوئی انصاف چھیننے والا۔کوئی بیدار کرنے والا رہے گا تو کوئی گمراہی پھیلانے والا۔کوئی رحمٰن صفت ہوگا تو کوئی شیطان صفت۔کوئی عالم باعمل ہوگا تو کوئی عالم بے عمل وبے دین۔کوئی خمینیؒ جیسا رہبر بنے گا تو کوئی صدام،قذافی، رضا شاہ پہلوی،شاہ فہد جیسے گمراہ حکمران ۔قلمی میدان میں کوئی سید رضی، سید مرتضیٰ ،آیت اللہ مطہری، آیت اللہ باقر الصدر جیسے مفکرین پیدا ہوں گے تو کوئی سلمان رشدی جیسا بیدین اور بکاؤ،اور شیطان فکر رکھنے والا انسان بھی پیدا ہوگا جو اپنے شیطانی قلم سے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا۔

اللہ نے اپنے نبیوں اور اماموں کے ذریعے یہ بتادیا ہے کہ جو انسانوں کوتکلیف پہونچائے اور انسان اور انسانیت کا دشمن بن جائے اسے وہ پسندنہیں کرتا بلکہ اسے سزادے گا۔اسی طرح اس نے یہ بھی بتادیا کہ جولوگ نیک کام انجام دیں گے اسے وہ انعام دے گا۔ سزا اور انعام کے ذریعے اللہ نے تمام انسانوں کواس بات کے لئے مجبورکردیا کہ بیدار رہے اللہ نے اسی بات پرزور دیا کہ بچوں کو جھولے میں ہی بیدار کردیاجائے تاکہ ان کی پوری زندگی درست رہے۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں۔

’’جوان آدمی کا دل ایسی زمین کی مانند ہے جس پر کچھ کاشت نہ ہوا ہو جو بیج بھی اس میں

ڈالا جائے گا وہ اسے قبول کرے گا۔ اے میرے بیٹو! میں نے تمہاری تربیت کے لئے تمہاری کمسنی میں ہی اقدام کیا قبل اس کے کہ تمہارا نقش پذیر قلب سخت ہوجائے۔ اور اس سے پہلے کہ تمہاری عقل مختلف مسائل میں الجھ جائے۔'' ۴

اسی طرح امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں :

''جتنا جلد ہوسکے اپنے بچوں کو مذہب سے آشنا کرو اس سے پہلے کہ مخالفین تم پر سبقت لے جائیں اور انہیں خلاف حق باتوں کی تعلیم دینے لگیں'' ۵

اگر بچپنے میں ہی صحیح تعلیم مل جائے تو وہ ہمیشہ بیدار رہے گا۔ وہ حق کا دامن تھام کر اللہ سے انعام پانے کی کوشش کرے گا اور سزا پانے کے لئے گمراہی یا غفلت میں نہ رہے گا۔ وہ جب بیدار رہیگا تو اللہ کے ان تمام قوانین سے بھی وابستہ رہے گا جس سے اسے فائدہ ملتا ہو۔ اور سماج و معاشرہ سنورتا ہو۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں گناہوں اور آلودگیوں کو ترک کرنے کی ابتدا اپنے نفس پر غلبہ سے کرو۔ اس کے بعد تم آسانی سے اپنے نفس کو اللہ کی بندگی و فرمانبرداری کی طرف لے جاسکو گے۔ ۶

رسول اکرمؐ بچوں کی بیداری کے لئے یہاں تک فرماتے ہیں :

" مرّوا صبیانکم بالصّلوۃ اذا بلغو سبعاً"

یعنی جب تمہارا بچہ سات سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اسے نماز کی تاکید کرو۔ ۷

رسولؐ کے اس فرمان سے واضح ہے کہ وہ بچے کے ذریعے بڑوں کو بھی بیدار کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے اندر اسلامی بیداری لے آئیں اور نماز میں اللہ سے دعا کریں کہ وہ انہیں سیدھے راستے پر ثابت قدم رکھے۔ اس عمل سے صاف ہے کہ بچوں اور انسانوں میں یہ بیداری پیدا کرنا کہ وہ سوچنے کے لئے عقل کا استعمال کریں اسی عقل کے بارے میں حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ:

'' افضل حظ الرّجل عقله ان ذلّ اعزه وان سقط رفعه وان ضلّ ارشده وان تکلّم سدره''۔ یعنی آدمی کا افضل ترین سرمایہ اس کی عقل ہے کیونکہ اگر وہ ذلت سے دوچار ہوتا ہے تو عقل اسے عزّت دلاتی ہے۔ اگر وہ گرنے لگتا ہے تو عقل اسے سنبھال لیتی ہے۔ اگر وہ گمراہ ہونے لگتا ہے تو عقل اسے راہ راست کی ہدایت کرتی ہے۔ اور اگر وہ کوئی بات کرتا ہے تو عقل اس بات کو ٹھوس بنادیتی ہے۔ ۸

اللہ بھی یہی چاہتا ہے کہ اس نے انسانوں کو عقل وشعور دیا تا کہ وہ سوچیں، سمجھیں اور فکر کریں اورحق وباطل کو پہچانیں۔ خود بھی بیدار رہیں اور دوسروں کو بھی بیدار کریں۔ اگر وہ بیدار نہیں رہیں گے تو ان سے سوال وجواب ہوگا اور انہیں سزا بھی ملے گی۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ:

''علیک بالفکر فانّه رشد من الضّلال و مصلح الاعمال'' ۹

یعنی غور وفکر کی عادت اختیار کرو کیونکہ اسی طرح تم گمراہی سے نجات پاسکتے ہو اور اسی طریقے سے تمہارے کردار کی اصلاح ہوسکتی ہے۔

مذکورہ ارشاد سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر غور وفکر جاری رہے گی تو لوگ ہر طرح کی غلطی سے بچ سکتے ہیں چاہے وہ طلبہ ہوں یا اساتذہ، چاہے وہ علماء ہوں یا جانباز، سب کو غور وفکر کرنی چاہئے۔ اگر ہر کوئی سوچ سمجھ کر فیصلہ کرے تو نظام بگڑ ہی نہیں سکتا۔ جہاں جسے موقع ملے گا وہ کتنا ہی بڑا نہ بن جائے اگر اس میں اسلامی بیداری ہے تو وہ کوئی ایسا کام نہیں کرے گا جس سے انسانیت سرمشار ہو اور اسلام ومسلمان کو نقصان پہونچے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ بہت سے لوگوں میں اسلامی بیداری نہیں ہونے کی وجہ سے آج ایسے بہت سے مسلم ممالک میں اسلامی نظام نہیں ہے۔ اگر ان ملکوں کے حکمرانوں میں شروع سے ہی اسلامی بیداری ہوتی تو ان کے ملک میں بھی اسلامی نظام ہوتا اور وہ بھی ایران کی طرح سر اٹھا کر جی سکتے تھے۔

پروفیسر محمد عارف خاں رقمطراز ہیں۔

''جہاں تک مسلم ممالک میں اسلامی نظام حیات کے نفاذ کا تعلق ہے تو ۴۵ سے زائد اسلامی ممالک میں سے کسی ملک میں بھی اسلامی نظام حیات کامل طور پر نافذ نہیں ہے۔ بعض میں سرے سے مغربی سرمایہ دارانہ نظام ہے تو بعض میں اشتراکی اثرات زیادہ ہیں۔ مختصراً یوں کہا جاسکتا ہے کہ تمام مسلم ممالک میں سیکولر نظام نافذ ہے۔ سیکولر نظام میں یہ گنجائش بدرجہ اتم موجود ہے کہ آپ نظریاتی وعملی طور پر کچھ بھی اختیار کرکے اسے کوئی بھی نظام قرار دے سکتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ تمام مسلم ممالک میں سیکولر نظام نافذ ہے۔ مگر سب مسلم ممالک کے حکمراں اپنی حکمرانی کا استعمال اسلام کے نام پر کرتے ہیں۔ سیاسی، معاشی،

معاشرتی، تہذیبی و تعلیمی شعبوں میں مسلم ممالک یا تو مغرب کے مقلد ہیں، یا اشتراکیت کے۔ لیکن ان پر اسلام کا ملمع چڑھا دیا جاتا ہے اور وہ اسلامی قوانین کہلانے لگتے ہیں یہ ڈرامہ ہر مسلم ملک میں کھیلا جاتا ہے اس کی وجوہات تو ماضی کے اوراق سے تلاش کی جاسکتی ہیں۔'' ۱۰

محمد عارف خان کے مذکورہ اقتباس سے یہ واضح ہے کہ زیادہ تر حکمرانوں میں اسلامی بیداری نہیں ہے ورنہ وہ قرآن، حدیث اور معصومینؑ کے ارشادات پر غور وفکر کرکے بیدار ہوکر اپنے اہم فرائض کو انجام دیتے۔

دنیا کے اسی حال کو دیکھتے ہوئے ایران مین عظیم انقلاب لانے والے امام خمینیؒ فرماتے ہیں۔

''مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ بیدار ہوجائیں۔ اب وہ وقت نہیں رہ گیا کہ ہر مسلمان ایک گوشہ تنہائی میں زندگی بسر کرتا رہے اور کسی ملک میں ایک مخصوص وخوشحال زندگی بسر کرتا رہے۔ ایسے حالات میں یہ بات قطعی مناسب نہیں ہے جبکہ بڑی طاقتیں ہم لوگوں کو پوری طرح نگل جانے کا منصوبہ رکھتی ہیں۔ ایسے حالات میں مسلمانوں کو پوری طرح بیدار ہوجانا چاہیئے۔ میں اکثر اسلامی حکومتوں سے مایوس ہوچکا ہوں لیکن عوام کو بیدار ہوجانا چاہیئے اور سب کو پرچم اسلام واحکام قرآن کے سایہ میں متحد رہنا چاہیئے۔'' ۱۱

امام خمینیؒ کے اس احساس ودرد سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ حکمرانوں میں اسلامی بیداری ہے اور نہ ہی عوام اس کی روح سے آشنا ہیں۔ ایک اور جگہ امام خمینیؒ فرماتے ہیں:

''اسلام کی حفاظت ہمارا فریضہ ہے۔ یہ فریضہ تمام واجبات سے اہم ہے، حتی کہ نماز وروزہ سے بھی واجب تر ہے۔ یہی وہ فریضہ ہے جس کی ادائیگی خون مانگتی ہے۔ امام حسینؑ کے خون سے زیادہ کس خون کی قیمت ہے؟ لیکن بقائے اسلام کی خاطر اسے بھی قربان کردیا۔ یہ صرف عظمت اسلام کی خاطر ہوا۔ ہمیں چاہیئے کہ اس حقیقت کو خود سمجھیں اور دوسرں کو سمجھائیں۔ آپ صرف اس وقت خلیفہ اسلام ہوسکتے ہیں جب عوام کو اسلام سے آگاہ کریں اور یہ نہ کہیں کہ اسے چھوڑو، اس مہم کو امام زمانہ عج خود آکر انجام دیں گے۔ کیا

آپ کبھی نماز ترک کرتے ہیں کہ جب امام زمانہ ؑ تشریف لائیں گے تب پڑھیں گے؟ حفاظت اسلام نماز سے بھی واجب تر ہے۔" ۱۲

پروردگار نے انسانی بیداری کے لئے ایک کے بعد دوسرے بڑے پلیٹ فارم مشخص کیے ہیں۔ پہلے جماعت کا حکم دیا پھر جمعہ کا، جہاں روزانہ کی جماعت کے مقابلے کئی گنا زیادہ لوگ ہوتے ہیں وہاں شامل ہوکر جماعت کا حکم دیا۔ اس کے بعد سال میں ایک بار حج کا حکم دیا جہاں پوری دنیا کے مسلمان جمع ہوں۔ ایسا نظام بنانے کے پیچھے اللہ کا یہی ارادہ ہے کہ ایک جگہ کا مسلمان دوسری جگہ کے مسلمان سے ملے اور ان کی پریشانیوں سے واقف ہو اور اس کے حل کے لئے تدبیر کرے۔ یہی اسلامی بیداری ہے۔

مجموعی طور پر روشن ہوگیا اسلامی بیداری کیوں ضروری ہے جس کے باعث دشمن اسلام کے خطروں سے مسلمان محفوظ رہ سکیں۔ اس سلسلے میں امام خمینیؒ فرماتے ہیں۔

"اے غفلت میں پڑے ہوئے لوگوں! جاگو اور اپنے اردگرد دیکھو کہ تمہارے گھر کے قریب بھیڑیوں نے ڈیرا ڈال رکھا ہے۔ اٹھ کھڑے ہو کیونکہ یہ سوچنے کا وقت نہیں ہے۔ دنیا صیاد کے چنگل سے محفوظ نہیں ہے۔ امریکہ وروس گھات لگائے بیٹھے ہیں جب تک تمہیں پوری طرح تباہ نہیں کردیں گے اپنی ظالمانہ راہ وروش سے باز نہیں آئیں گے۔ ۱۳

غرض یہ ہے کہ دین اپنے ماننے والوں کے لئے ایک مکمل لائحہ عمل اور جامع ضابطۂ حیات رکھتا ہے۔ آغوش مادر سے لیکر کنارِ لحد تک زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جس کے متعلق حکم اور قانون موجود نہ ہو اور یہ قانون کسی فرد بشر یا کسی جماعت کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔ جس میں صاحبان دولت وثروت افراد کے مفاد کا ہرطرح لحاظ رکھا جاتا ہے۔ بلکہ دین اسلام کے یہ قوانین اور انسانی زندگی کے قوانین خود خالق ارض وسماء نے پورے جامعہ بشریت کی فلاح وبہبود دنیوی واخروی کو پیش نظر رکھ کر مرتب فرمائے ہیں اور ابد تک ہر زمانے کے لوگوں کی ضروریات اور وسعت نفس کا لحاظ رکھتے ہوئے بنائے ہیں اور انہیں منتخب بندوں انبیاء ومرسلین کے ذریعے پھیلایا اور نافذ کرایا۔

مذکورہ عوامل کو سمیٹ کر یہ کہا جاسکتا ہے کہ مکمل لائحہ عمل بہترین رہبر، ہادی اور لائق افراد، اسلام کی نشرواشاعت کا سبب بنے ہیں۔ اس دور میں بھی اسلامی بیداری کے لئے ایسے ہی افراد کی

ضرورت ہے جو قوانین الٰہیہ کے نقش قدم پر چل کر امام خمینیؒ بن سکیں اور ایک نیا اسلامی انقلاب وجود میں لاسکیں۔دنیا کی ہر تحریک کی کامیابی کے لئے دو چیز لازمی اور بنیادی اہمیت کی حامل ہیں ان میں سے ایک باشعور بیدار مغز اور حوصلہ مند قیادت ہے اور دوسری اہم چیز عوام کی بھرپور آمادگی۔ اسلام جغرافیائی حدود کا قائل نہیں بلکہ یہ ایک آفاقی پیغام ہے اور خدا کا شکر ہے کہ اس آفاقی پیغام سے وابستہ اسلامی بیداری تحریک کو آیت اللہ خامنہ ای جیسے رہبر عظیم الشان کی قیادت حاصل ہے اور مسلم علاقوں میں رونما ہونے والی انقلابی تحریکیں یہ بتارہی ہیں کہ مسلمان عوام کے درمیان بین الاقوامی سطح پر آمادگی کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے اور انشاء اللہ اس آفاقی اسلامی انقلاب کی زمین ہموار جائے گی جس کی قیادت قائم آل محمدؐ مہدی عج موعود کے ہاتھوں میں ہوگی اور دنیا ی بشریت ہر ممکن خوشحالی سے مالامال ہوجائے گی اور اسلامی بیداری کی حقیقی لذتوں سے آشنا ہوجائے گی۔

حوالے:

۱۔سورۂ اعراف،آیت ۱۷۹

۲۔سورہ یسٰین، آیت ۱۲

۳۔سورۂ آل عمران، آیت ۱۹

۴۔نہج البلاغہ فیض،ص ۹۳

۵۔کافی جلد ۶ ،ص ۴۷

۶۔غرر الحکم ص ۵۰۸

۷۔مستدرک۔ج۔۱ص۱۷۱

۸۔غررالحکم ص ۲۱۲

۹۔غررالحکم،ص۴۸۱

۱۰۔انقلاب ایران،محمد عارف خان،ص ۹۷ ،مئی ۱۹۹۱ء

۱۱۔راہ اسلام ص ۹۳ جون ۱۹۹۰ء

۱۲۔ولایت فقیہ،ص ۹۴

۱۳۔راہ اسلام،ص ۹۳، جون ۱۹۹۰ء

☆